روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 4 جنوری 2010ء 17 محرم 1431 ہجری 4 صلح 1389 ھش جلد 60-95 نمبر 2

حضرت فاطمہؓ کی وفات کی پیشگوئی

حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں مجھے فرمایا:۔

میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور میرے اہل بیت میں تم سب سے پہلے مجھے آن ملوگی اور خدا نے تمہیں جنتی عورتوں کا سردار بنا دیا ہے۔ پہلی خبر پر میں روئی اور دوسری بات پر میں مسکرا اٹھی۔

﴿صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ حدیث نمبر3353﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اُسکی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نُور اُسکے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنّی نہیں ہے۔ اور ایک ربانی چمک اُسکے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اور اسکی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وُہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں کوئی اُنکی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔ اور ہیبتِ الٰہی اُن میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرتِ تامّہ کی وجہ سے خُدا کا چہرہ اُن میں نظر آتا ہے اور اُسکی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ اُن میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں اور ربّانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور بعض پیشگوئیاں اُسکے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اُسکے دوستوں کے متعلق اور بعض اُسکے دُشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کیلئے اور بعض اُسکی بیویوں اور خویشوں کے متعلق ہوتی ہیں اور وُہ اُمور اُس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دُوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اُس کی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے .... یہ شرف تو اسکی زبان کو دیا جاتا ہے کہ کیا باعتبار کمیّت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بے مثل کلام اسکی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دُنیا اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور اُسکی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اُسکی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور مُردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اس کی نظر کے سامنے ایسی آجاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔

ایسا ہی اُسکے کان کو بھی مغیبات کے سُننے کی قوت دیجاتی ہے اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سن لیتا ہے اور بیقراریوں کے وقت ان کی آواز سے تسلّی پاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ بعض اوقات جمادات اور نباتات اور حیوانات کی آواز بھی اُس کو پہنچ جاتی ہے۔ فلسفی کو منکرِ حنّانہ است۔ از حواسِ انبیاء بیگانہ است۔ اِسی طرح اُسکی ناک کو بھی غیبی خوشبو سونگھنے کی ایک قوت دیجاتی ہے۔ اور بسا اوقات وہ بشارت کے اُمور کو سُونگھ لیتا ہے اور مکروہات کی بدبُو اُسکو آجاتی ہے۔ علیٰ ہذاالقیاس اس کے دِل کو قوتِ فراست عطا کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں اس کے دِل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں۔ علیٰ ھذاالقیاس شیطان اُس پر تصرّف کرنے سے محروم ہوجاتا ہے کیونکہ اُس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا اور بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اُسکی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اُس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اُس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہوتب بھی جو کچھ اُسکی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اُسکی طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ نفسانی ہستی اُسکی بکلّی جل جاتی ہے اور سفلی ہستی پر ایک مَوت طاری ہوکر ایک نئی اور پاک زندگی اُسکو ملتی ہے جس پر ہر وقت انوارِ الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔

﴿حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 17﴾

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ”مریم شادی فنڈ“ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔“

﴿الفضل 6 مئی 2003ء﴾

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

﴿ناظر اعلیٰ﴾

ماہر قوت سماعت کی آمد

مکرم سلیم شاہد صاحب ماہر قوت سماعت (Audiologist) مورخہ 10 جنوری 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنا معائنہ کروانے کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ﴾

مشعل راہ

جمعہ کے دن بکثرت دعاؤں کی طرف توجہ دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 21/نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

پس ہم میں سے ہر احمدی کو اس بات کی اہمیت کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ امام الزمان کو مان کر ہم پر بہت ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔ عبادات کی طرف خاص توجہ ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تمام عبادات کو بجالانے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ بیان فرمایا کہ آپ کے زمانہ سے بھی جمعہ کو ایک خاص نسبت ہے۔ ہمیں اس بات کی اہمیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ دعاؤں پر بہت زیادہ توجہ دیں۔ خوش قسمتی سے آج کل رمضان کے دن گزر رہے ہیں اور آخری عشرہ کے آخری چند دن ہیں۔ اس میں قبولیت دعا کی خوشخبریاں بھی دی گئی ہیں اس لئے ان دنوں میں دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دعا ہی عبادت ہے۔ پھر آپؐ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی ادعونی استجب لکم (۔) (المومن: 61)۔ یعنی تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔ وہ لوگ جو تکبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے وہ جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے“۔

(سنن ترمذی ابواب الدعوات)

کتنے خوف کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہہ رہا ہے کہ میں تمہاری نیک تمنائیں اور تمہاری دعائیں قبول کرنے کے لئے انتظار میں ہوں پھر بھی تم نہیں مانگ رہے اور اس کے باوجود میں تمہیں یہ تحریص دلا رہا ہوں کہ جمعہ کے روز ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جب تمام دعائیں قبول ہو جاتی ہیں پھر بھی جیسے تمہاری توجہ پیدا ہونی چاہئے توجہ پیدا نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ گھڑی بھی نصیب کرے اور دعاؤں کی توفیق بھی دے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں“۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا ، اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے“۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے رب سے ہی ہر قسم کی حاجتیں مانگے۔ حتیٰ کہ اگر اس کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے ہی مانگے اور حضرت ثابت البنانی کی روایت میں ہے کہ نمک تک بھی اللہ ہی سے مانگے اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے ہی مانگے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ مجھے یاد کرے یا میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کریں۔ (بخاری کتاب التوحید)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین دعا یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدے میں بہت دعا کیا کرو“۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ مایقول فی الرکوع والسجود)

(روزنامہ الفضل 9 مارچ 2004ء)

وہ ایک قادر و مطلق خدا

اُٹھا کے اپنی عقیدت کے شمع دان چلو
ستارے وقت کے کہتے ہیں قادیان چلو

انہیں مسیحا کے قدموں کا قُرب حاصل ہے
یہ گلیاں نُور ہیں تم ان کے درمیان چلو

وہ ایک وعدۂ فتحِ مبین لایا ہے
تم اس کے ساتھ رہو، ہو کے کامران چلو

یہی تو ناؤ ہے جو پار اب لگائے گی
کُھلے ہیں نُوح کی کشتی کے بادبان چلو

یہ ہوتا آیا ہے سچوں پہ اب جو آیا ہے
گزر ہی جائے گا جیسا ہے امتحان چلو

وہ ایک قادر و مطلق خدا ہمارا ہے
ہمارے ساتھ ہے اس کا ہر اک نشان چلو

بس اب تو جیت محبت کی ہونے والی ہے
ٹھہر کے دیکھتا ہے اب ہمیں جہان چلو

کبھی تو لوٹ کے آئے گا اپنا شہزادہ
خدا کبھی تو کہے گا کہ میری جان! چلو

ناصر احمد سیدؔ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

جرمن ترجمہ قرآن کریم اور اس پر وقیع تبصرے

جرمن زبان میں ترجمہ قرآن کا وہ مسودہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیرنگرانی انگلستان میں تیار ہوا تھا۔ اس پر مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے سالہا سال تک کمال محنت و جانفشانی سے نظرثانی کی اور 14 فروری 1954ء کو اس کی طباعت مکمل ہوئی اور ’’DER HEILIGE QUR-AN‘‘ کے نام سے اسے شائع کر دیا گیا۔

یہ ترجمہ قرآن خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت مقبول ہوا اور بہت جلد نایاب ہوگیا۔ جس پر شیخ ناصر احمد صاحب نے ’’تفسیر صغیر‘‘ کی روشنی میں دوبارہ نظر ڈالی اور یہ ترجمہ بھی نہایت مفید اصلاحات کے ساتھ اور نہایت دیدہ زیب اور نفیس شکل میں ماہِ نومبر 1959ء میں منظر عام پر آ گیا۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اس ترجمہ کی خصوصیات اور طباعت سے متعلق بعض ضروری تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

’’ہمارے جرمن ترجمہ کا پہلا ایڈیشن 1954ء میں شائع ہوا تھا جس پر خاکسار نے کئی سال محنت کی تھی۔ جب یہ ایڈیشن ختم ہونے کے قریب آیا تو خاکسار نے نئے ایڈیشن کی نظرثانی کا کام شروع کر دیا۔ اس کام پر ایک سال گزرنے کے بعد تفسیر صغیر چھپ گئی اس لئے ایک بار پھر اس نئے ترجمہ کی روشنی میں جرمن ترجمہ کی نظرثانی کا کام شرع کیا گیا اور ساتھ ساتھ نوٹ بھی لکھے گئے۔ مختلف آیات کے 242 تشریحی نوٹ کتاب میں شامل کئے گئے۔ چھوٹے چھوٹے حاشیہ کے نوٹ اس کے علاوہ ہیں۔ کتاب کی ظاہری خوبصورتی کے لئے ایک موزوں ٹائپ خرید کیا۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مقامات پر مفید اصلاحات ترجمہ میں کی گئیں اور جرمن زبان کے اسلوب کے مطابق مضمون کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی جس سے ترجمہ میں مزید روانی آ گئی۔ ہمارا پہلا ترجمہ بھی بہت اچھا تھا اور اس کی بہت تعریف ہوئی تھی۔ تاہم یہ دوسرا ایڈیشن خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مفید اصلاحات کا حامل ہے۔ بالخصوص نوٹس کے ذریعہ بہت سے مشکل مقامات پڑھنے والے کیلئے حل ہوگئے ہیں۔ کتاب کا حجم آٹھ صد صفحات سے اُوپر ہے۔

مورخہ 11 نومبر کو ہیگ کی بیت الذکر میں ایک خاص تقریب کے دوران میں مطبع کی فرم کے ڈائریکٹر Mr. STOOK نے خاکسار کو پہلا تیار شدہ نسخہ قرآن کریم پیش کیا۔ اس پر خاکسار نے قرآن کریم کی خوبیوں اور نئے ایڈیشن کی تیاری اور ضرورت پر مختصر تقریر کی۔ اس کام پر خاکسار کے کم وبیش تین سال صرف ہوئے اور اگر پہلے ایڈیشن کے کام کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو یہ کام گیارہ برس کی محنت کے بعد الحمدللہ ختم ہوا۔

حضرت مصلح موعود کا تار اور اظہار خوشنودی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ترجمہ کی طباعت مکمل ہونے کی اطلاع ہوئی تو حضور نے ازراہِ شفقت حسبِ ذیل تار ارسال فرمایا۔

’’مَیں مبارکباد دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے کام کو یورپ میں (۔) کی اشاعت کے لئے ایک نہایت مؤثر ذریعہ بنائے‘‘۔

علاوہ ازیں حضور نے خط کے ذریعہ فرمایا:۔

’’جزاکم اللہ۔ بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کو قبول کرے‘‘۔

ایک اور خط میں حضور نے فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ واقعی میں اس کو یورپ کے لئے فائدہ مند بنائے۔ آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج۔ اس کے ذریعہ وہ لوگ جن کو تعصب نہیں (۔) کی طرف مائل ہوجائیں گے۔ آمین!‘‘

Swiss پریس کے شاندار تبصرے

جرمن ترجمہ قرآن کی اشاعت سوئٹزرلینڈ کی مذہبی تاریخ میں ایک اہم اور انقلابی واقعہ تھا جس نے ملک بھر میں دُھوم مچا دی۔ سوئٹزرلینڈ کے اہلِ قلم نے اس کارنامہ کو خوب سراہا اور سوئس پریس نے دل کھول کر اس پر بڑے مفصل اور شاندار تبصرے شائع کئے۔ بطور نمونہ بعض اخبارات ورسائل کی آراء وافکار کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔

(1)۔ ایک مشہور بُدھ جماعت کے ماہنامہ ’’DIE EINSICHT‘‘ 1954ء کے آٹھویں شمارہ کے صفحہ 127-126 پر جرمن ترجمہ قرآن کریم کی نسبت حسبِ ذیل ریمارکس شائع ہوئے۔

’’800 صفحات پر مشتمل جرمن ترجمہ قرآن بمع عربی متن۔ پہلا مستند اور قابل اعتماد ترجمہ۔ قیمت 18 مارک۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے زیورچ اور ہمبرگ کے مشنوں کے نام سے شائع شدہ یہ ترجمہ قرآن کریم اس لحاظ سے قابلِ توجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت میرزا محمود احمد صاحب نے اس کے شروع میں 150 صفحات پر مشتمل ایک دیباچہ تصنیف کیا ہے جو بہت دلچسپ اُمور پر اس لحاظ سے روشنی ڈالتا ہے کہ (دین حق) کا مطمحِ نظر دیگر مذاہب کی تعلیمات کے بارہ میں کیا ہے۔ اس دیباچہ کے پہلے حصّہ میں قرآن کریم کی ضرورت پر بحث کی گئی ہے اور بائبل اور ویدوں کے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق نظریات کی وضاحت کی گئی ہے۔ خاص طور پر یسوع مسیح (JESUS CHRIST) کی پوزیشن کو واضح کیا گیا ہے کہ وہ عالمگیر نبی نہ تھے کیونکہ انہوں نے خود واضح الفاظ میں ’’میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے آیا ہوں‘‘ (متی 15/24) کہہ کر اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ ان کی بعثت کا مقصد بنی اسرائیل کے لئے محدود تھا اور وہ تمام دنیا کی طرف مبعوث نہیں ہوئے تھے۔

صفحہ 23 پر یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت بُدھ بھی عالمگیر تعلیمات نہیں لائے۔ اگرچہ ان کی تعلیمات ان کی وفات کے بعد چین میں پھیلیں لیکن ان کا اپنا ذہن ہندوستان کی چاردیواری سے باہر کبھی گیا ہی نہیں۔

آگے چل کر تمدّن وتہذیب اور کلچر کی اہمیت کے بارہ میں (۔) نظریات کو پیش کیا گیا ہے اور یہ سوال اُٹھایا گیا ہے ’’کیا پہلی کُتب میں کوئی ایسا نقص تو نہیں آ گیا تھا جس کی وجہ سے ایک نئی کتاب کی ضرورت شدید طور پر دُنیا کو محسوس ہو رہی تھی اور قرآن کریم اس ضرورت کو پورا کرنے والا تھا‘‘۔ نئے اور پُرانے عہد نامہ میں سے متعدد حوالے پیش کرنے کے بعد اس سوال کا جواب اثبات میں دیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ اس بات کی واقعی ضرورت تھی ’’کہ خدا تعالیٰ ایک نئے الہام کو نازل کرتا جو غلطیوں سے منزّہ ہوتا اور بنی نوع انسان کو اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ روحانیت کی طرف لے جانے والا ہوتا اور وہ کتاب اور الہام قرآن کریم ہے‘‘۔

دوسرے حصّہ میں جمع القرآن پر بحث کی گئی ہے اور (دینی) تعلیمات کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

’’قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان کیسا لانا چاہئے۔ اس کی ہستی کے ثبوت کیا ہیں۔ اور وہ اس امر پر زور دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی تاریکی کے وقتوں میں اپنا کلام نازل کرکے اور اپنی غیر معمولی قدرتوں کو ظاہر کرکے اپنی ہستی کو ثابت کرتا رہتا ہے‘‘۔

’’نجات کیا ہے اور کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ نجات تین قسم کی ہے۔ کامل، ناقص اور ملتوی نجات۔ کامل نجات اس دنیا سے حاصل کرتا ہے‘‘۔

’’قرآن تعلیم اور دماغی نشوونما پر خاص زور دیتا ہے۔ وہ فکر اور غور کرنے کو مذہبی فرائض میں سے قرار دیتا ہے۔ وہ لڑائیوں اور جھگڑوں سے روکتا ہے اور کسی حالت میں بھی حملہ میں ابتدا کرنے کی اجازت نہیں دیتا‘‘۔

’’قرآن کریم غلامی کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ صرف جنگی قیدیوں کے پکڑنے کی اجازت دیتا ہے مگر اس کیلئے بھی یہ شرط مقرر کرتا ہے کہ ہر قیدی اپنے حصہ کا حرجانہ ادا کرکے آزاد ہونے کا حق رکھتا ہے‘‘۔

’’قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جو انسان کی رُوح اور اس کی پیدائش کے متعلق مکمل بحث کرتی ہے۔ اس بارہ میں دوسری کتب یا تو خاموش ہیں یا قیاس آرائیوں پر اکتفا کرتی ہیں‘‘۔

’’قرآن کریم یہ بھی بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام اشیاء کی علّت العلل بھی ہے۔ یعنی تمام کی تمام مُفردات اس سے نکلی ہیں اور سب کی سب مخلوق اس کی طرف لوٹتی ہے‘‘۔

’’انسان کی پیدائش کے متعلق قرآن کریم بتاتا ہے کہ تورات اور انجیل کے دعووں کے خلاف انسان کی پیدائش تدریجی طور پر ہوئی ہے‘‘۔

’’انسانی پیدائش سے متعلق قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے تا وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرے اور اس کا نمونہ بنے‘‘۔

اس تمہید کے آخر میں مرزا محمود احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے بانی کی وفات کے بعد 1908ء میں پیدا شدہ اختلافات کا ذکر کیا ہے جن کی وجہ سے جماعت کے وجود کو خطرہ لاحق ہوگیا یہاں تک کہ خدا نے انہیں خود مصلح موعود بنایا اور توفیق دی کہ وہ جماعت کے شیرازہ کو دوبارہ قائم کرسکیں۔ مندرجہ ذیل فقرات قابلِ غور ہیں۔

’’یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو میرے ذریعہ سے دُنیا بھر میں پھیلا دیا اور قدم قدم پر خدا تعالیٰ نے میری راہنمائی کی اور بیسیوں مواقع پر اپنے تازہ کلام سے مجھے مشرف فرمایا۔ یہاں تک کہ ایک دن اس نے مجھ پر ظاہر کر دیا کہ مَیں ہی وہ موعود فرزند ہوں جس کی خبر حضرت مسیح موعود نے 1886ء میں میری پیدائش سے پانچ سال پہلے دی تھی۔ اُس وقت سے خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد اور بھی زیادہ زور پکڑ گئی اور آج دنیا کے ہر برِّ اعظم پر احمدی مشنری (۔) کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں‘‘۔

اس کتاب کا بیشتر حصہ عربی اور جرمن متن پر مشتمل ہے۔ عربی جاننے والے احباب کے لئے یہ امر لذّت کا باعث ہوگا کہ وہ جرمن ترجمہ کا اصل عربی متن سے مقابلہ کرسکیں گے۔ اس کتاب کے شروع میں جو یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ ترجمہ ایک قابلِ اعتماد تمہید پر مشتمل ہے اور علمی طبقہ کے لئے اپنے عربی متن کے ساتھ جس کی وجہ سے (۔) تعلیمات اور (۔) دُنیا کو جاننے کیلئے ایک نیا دروازہ کھولتا ہے، ہمیں اس سے کُلّی اتفاق ہے۔

(2)۔ ایک مشہور علمی اور ادبی ماہوار رسالہ GEO POLITIK (اگست 1954ء) میں انڈونیشیا میں مقیم جرمن سفیر Dr. OTTO VON HENTIG کے قلم سے حسبِ ذیل تبصرہ شائع ہوا۔

"دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے قرآن کریم کے مستند جرمن ترجمہ کی ضرورت شدّت سے محسوس ہوتی رہی ہے۔ جرمنی سے قریبی اور مشرقِ وسطیٰ کے ممالک سے دوبارہ تعلقات قائم ہونے کے باعث جرمن عوام میں قرآن کریم کے مطالعہ کا شوق بڑھ رہا ہے۔ احمدیہ جماعت کے زیورک اور ہمبرگ کے مشنوں نے اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ (پاکستان) کی طرف سے ممنونانہ انداز میں قرآن کریم کے مستند جرمن تراجم کی کمی کو پورا کرنے کی سعی کی ہے۔ قرآن کریم کا یہ ترجمہ صاف ستھرے باریک کاغذ پر ہالینڈ میں چھپا ہے اور اس کے دائیں طرف اصل متن محبت اور پوری احتیاط کے ساتھ ایک ماہر تحریر کے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے اور اپنی تحریر کی خوبی کی وجہ سے اس ترجمہ کو کتابی متاع کا موجب بناتا ہے۔ جرمن ترجمہ ہر صفحہ کے بائیں طرف درج کیا گیا ہے۔ ہر سُورۃ کے شروع میں سُورۃ کا عربی نام اور اس سُورۃ کے نزول کا مقام (مکّہ یا مدینہ) آیت کا نمبر اور رکوع درج کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے دو زبانوں کے متنوں (جنہیں 629 صفحات میں مکمل کیا گیا ہے) سے پہلے مفصّل دیباچہ دو حصّوں میں درج کیا گیا ہے۔ اس دیباچہ کے مصنف جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔ اس دیباچہ کے پہلے حصہ میں قرآنی تعلیمات کو دوسرے بڑے مذاہب عیسائیت، یہودیت اور ہندوازم کی تعلیمات سے موازنہ کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں جمع القرآن اور اس کے نزول کی تفاصیل کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔ قرآن کریم کے اس جرمن ترجمہ کے متعلق شائع کرنے والوں نے لکھا ہے کہ وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ ترجمہ بہترین ہے۔ قدامت پسند علماء کی رائے کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ دوسری زبانوں میں محال ہے۔ اس بارہ میں تمام کوششیں تفسیر قرار دی جاسکتی ہیں۔ .... کیلئے یقیناً اس ترجمہ کے متعلق کہیں کہیں اعتراض کی گنجائش ہوگی لیکن چونکہ اس ترجمہ کو اصل عربی متن کے ساتھ شائع کیا گیا ہے اس لئے اس کے شائع کرنے والوں نے اس احتیاط اور یقین کا سامان بہم پہنچا دیا ہے کہ اسے پڑھنے والے (دین) کی صحیح تصویر حاصل کرسکیں گے۔ قرآن کریم کا ایسا ترجمہ شائع کرنا جو سب کی رائے میں درست ہو کتنا مشکل کام ہے۔ اس ترجمہ کے نئے ایڈیشن کے متعلق اس امر کا اہتمام غالباً مناسب ہوگا کہ ہر سُورۃ کا جرمن ترجمہ بھی درج کیا جائے اور مختصر طور پر یہ بھی واضح کیا جائے کہ یہ نام کیوں تجویز کیا گیا ہے۔ جرمن پبلک کیلئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ مشکل اور اہم آیات کا مطلب تفصیلی فٹ نوٹ کی صورت میں درج کیا جائے۔"

(3)۔ مشہور سوئس اخبار "NEUE ZURCHER ZEITUNG" نے اپنے 31 اگست 1954ء کے ایشوع میں لکھا۔

گزشتہ کئی سال سے زیورخ میں احمدیہ (۔) مشن کی ایک شاخ قائم ہے۔ جماعت احمدیہ (۔) ہی کا ایک روشن خیال فرقہ ہے جس کا نام اس کے بانی مرزا غلام احمد آف قادیان پنجاب (1835-1908ء) کے نام پر رکھا گیا ہے۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو الہامِ الٰہی کے ذریعہ (دین) کی خدمت کے لئے مامور کیا ہے۔ (۔) پیشگوئیوں کے مطابق مسیح اور مہدی ہو کر آنا تھا اور جس کا کام مادی دنیا میں صرف رُوحانی بیج بونا تھا۔ آپ نے اپنی پیشگوئی کے ذریعہ اطلاع دی تھی کہ آپ کی جماعت زمین کے کناروں تک پھیلے گی اور آپ کے متبعین کو قُربِ الٰہی حاصل ہوگا۔

اس پیغامِ ربانی کے ساتھ آپ کا ظہور 1880ء میں آپ کے اپنے گاؤں میں ہوا۔ اور آپ نے اس وقت ان نشانات و معجزات کا ذکر کیا جن سے آپ کے مشن اور پیشگوئیوں کی صداقت کا اظہار ہوتا تھا۔ ابتدائی مخالفت کے باوجود آپ کی جماعت پھیلتی ہی گئی حتّٰی کہ ہندوستان اور بیرونی (۔) دنیا میں اس کی شاخیں قائم ہوگئیں۔

1889ء میں آپ نے جماعت کے خلیفہ (امام) کی حیثیت سے بیعت لینی شروع کی۔ 1914ء میں آپ کے پہلے خلیفہ (حضرت حکیم الامّت) مولانا نورالدین کی وفات پر جماعت میں کچھ اختلاف پیدا ہوگیا اور کچھ لوگ جنہیں بعد میں لاہوری پارٹی کے نام سے موسوم کیا گیا اس وجہ سے الگ ہوگئے کہ وہ حضرت احمد کو نبی ماننا پسند نہ کرتے تھے بلکہ صرف مصلح سمجھتے تھے۔ جماعت قادیان متفقہ طور پر حضرت احمد کے فرزند (حضرت) مرزا محمود احمد کے ہاتھ پر جمع ہوئی اور آپ کو خلیفہ تسلیم کرلیا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی پیدائش سے قبل ہی خدا تعالیٰ نے آپ کے موعود خلیفہ ہونے کے متعلق خبر دے دی تھی۔ آپ ہی کے عہدِ خلافت میں (۔) کا مشن یورپ میں قائم ہوا جس کا مرکز انگلستان ہے۔ لیکن مشن کا کام فرانس، سپین، ہالینڈ، جرمنی اور کچھ سال سے سوئٹزرلینڈ میں بھی جاری ہے۔ اسی طرح شمالی اور جنوبی امریکہ میں بھی جماعت دعوت الی اللہ کا کام کررہی ہے۔

گو جماعت احمدیہ قرآن کریم کی تشریحات کے بارہ میں آزادی کی قائل ہے لیکن ان کا کوئی عقیدہ (دین) کے منافی نہیں۔ .... کے عام فرائض نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے علاوہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دینداری اور اخلاقِ فاضلہ پر خاص زور دیا جاتا ہے اور ہر فرد و قوم کے ساتھ پُرامن برتاؤ کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اس طور پر جماعت احمدیہ جو (۔) ہی کا فرقہ ہے اور اصلاحی تحریک ہے اپنے آپ کو دلچسپ طریق پر پیش کرتی ہے۔ پرانی رسومات کے خلاف یہ جماعت .... کو محض مذہب تک محدود رکھتی ہے اور ان کا یہ استدلال قرآنی تعلیم پر مبنی ہے۔

حکومت برطانیہ نے بھی جماعت احمدیہ کے اس موقف کو تسلیم کیا ہے کہ جماعت 1900ء سے ہی اپنی .... سرگرمیوں میں مصروف رہی ہے اور انہوں نے سیاسیاتِ ملکی میں حصہ نہ لے کر یہ کام اور لوگوں کے سپرد کر رکھا ہے۔

حالیہ ترجمۃ القرآن بھی ان کی .... کارروائیوں کا ہی ایک حصہ ہے۔ مشہور و معروف مشرقی علوم کی اشاعت کی ذمہ دار فرم OTTO HARRASSOWSITZ نے جو پہلے پہل LEIPZIG میں قائم ہوئی تھی اس کتاب کو خوبصورتی اور نفاست کا لباس پہنایا ہے۔ یہ ترجمہ جو عربی متن کے ساتھ ہے۔ انڈکس، مبسوط دیباچہ اور تشریح الفاظ کے ساتھ رکسون کی لچک دار جلد میں خوبصورت طباعت کے ساتھ اور باریک کاغذ پر شائع کیا گیا ہے اور اپنی تمام خصوصیات کے باوجود نہایت تھوڑی قیمت پر میسّر آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلا جامع ترجمہ ہے جو ...... کے زُعم میں یورپین اقوام کے سامنے محمد ﷺ کی تعلیم کو پیش کرتا ہے۔ اگرچہ عربی زبان کے اسلوب و محاورات کو جانچنے اور اس کی جزئیات پر نظر رکھنے کے قابل وہی شخص ہوسکتا ہے جس کی تربیت ...... ماحول میں ہوئی ہو در اصل یہ ترجمہ بھی پرانے تراجم سے کوئی خاص اختلاف نہیں رکھتا اور جہاں کہیں تھوڑا بہت اختلاف بھی ہے اسے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں۔ سورۃ فاتحہ کے مطالعہ کے وقت بھی کوئی خاص فرق معلوم کرنا مشکل ہے۔

نئے تراجم کا ہر لحاظ سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔

اس کے بعد اخبار نے اپنے رنگ میں دیباچہ میں مذکور بہت سی باتوں کے متعلق اپنا تنقیدی تبصرہ کیا ہے اور قرآن کریم پر بعض اعتراضات دہرائے ہیں۔

(4)۔ آسٹریا کے مؤقر جریدہ BIBEL UNDLITURGIE نے اپنی اشاعت اگست و ستمبر 1953ء میں قرآن کریم کے جرمن ترجمہ پر درج ذیل الفاظ میں ریویو شائع کیا۔

"قرآن کریم کا نیا شائع کردہ ترجمہ عربی زبان اور اس کے لٹریچر کو سمجھنے میں کافی مدد دینے کا موجب ہوگا۔ آسٹریا میں الٰہیات اور مشرقی علوم کے طالب علموں کو جو عربی میں ڈاکٹری کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں اور ادب عربی میں مہارت پیدا کرنے کے لئے اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے"۔

(5)۔ زیورخ کے بااثر اخبار DAS BUCHERBLATT نے اپنی 24 ستمبر 1954ء کی اشاعت میں لکھا۔

"803 صفحات پر مشتمل خوبصورت رکسون کی جلد میں قرآن کریم کا ترجمہ عربی زبان میں احمدیہ (۔) مشن زیورخ کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ اصل کتاب کے ساتھ الفاظ کی تشریح اور انڈیکس کے علاوہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) کے قلم سے ایک مبسوط دیباچہ بھی شامل ہے۔

گزشتہ کئی سال سے سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ (۔) مشن قائم ہے جس کا صدر مقام زیورخ میں ہے۔ عربی اور جرمن زبان کے حالیہ ترجمے کی اشاعت کا سہرا اسی مشن کے سر ہے۔ اصل کتاب سے پہلے قریباً ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل ایک لمبا دیباچہ شامل ہے جس کے فاضل مصنف کا ذکر اوپر آچکا ہے جو مسیح موعود کے دوسرے خلیفہ اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہیں۔ عربی متن اور اس کے ترجمہ کے بارہ میں علمی حلقوں سے تنقید کی آوازیں سُنی گئی ہیں لیکن ان کا ذکر اس موقع پر بے جا ہوگا۔ ہم اس ترجمہ کی اشاعت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ HENNING نے جو ترجمہ REKLAME UNIVERSITY کی لائبریری کے لئے کیا تھا وہ بھی چونکہ اب نایاب ہے اس لئے بھی یہ ترجمہ ان لوگوں کی ضرورت پورا کرنے کا موجب ہے جو .... کا اصل چہرہ اور اس کی روح ان کی کتاب مقدس سے دیکھنے کے خواہاں ہیں"۔

(6)۔ اخبار "IER ARBERTUND DESINNUNG LTUTLTGUST" نے یکم فروری 1955ء کو ایک طویل تبصرہ سپرد قلم کیا جس کا ملخص درج کیا جاتا ہے۔

انیسویں صدی میں اشاعت (دین) کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس جماعت نے حال ہی میں قرآن کریم کا ترجمہ جرمن زبان میں شائع کیا ہے۔ یہ ترجمہ پہلا نہیں بلکہ اس کی خوبی یہ ہے کہ اسے ایک (دینی) جماعت نے خود اپنے زیر اہتمام شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے اور جرمن ترجمہ کیساتھ عربی متن بھی دیا گیا ہے۔ احمدیہ جماعت کی بنیاد (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب نے 1880ء میں رکھی جو 1835ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ پیشگوئی کے مطابق بطور مسیح اور مہدی ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ 1908ء میں فوت ہوئے اور 1914ء سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جماعت کے دوسرے خلیفہ اور امام ہیں۔ اس ترجمہ قرآن کریم کا دیباچہ انہی کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔

اس کے بعد اخبار دیباچہ میں مذکور بعض مضامین کا ذکر کرتے ہوئے آخر پر لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ اس دیباچہ میں عیسائی دنیا کو مندرجہ ذیل الفاظ میں چیلنج کرتے ہیں:

"اگر مسیحی پوپ یا اپنے آرچ بشپوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونے والا تازہ کلام پیش کریں جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور علمِ غیب پر مشتمل ہو تو دنیا کو سچائی کے معلوم کرنے میں کس قدر سہولت ہو جائے گی"۔

امام جماعت احمدیہ اپنے آپ کو مصلح موعود قرار دیتے ہیں جن کی پیدائش کی خبر حضرت مسیح موعود نے

ان کی پیدائش سے پانچ سال قبل 1886ء میں دی تھی اوران کا دعویٰ ہے کہ قرآن کے نئے علوم اُن پر کھولے گئے ہیں اور دوسرے (۔) جماعت احمدیہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ افغانستان میں 1924ء میں دو احمدیوں کوراہ مولیٰ میں قربان کیا گیا (۔) یہ بات غلط ہے کہ قرآن کریم معجزات کا قائل نہیں بلکہ قرآن کریم پورے یقین کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ اورامام جماعت احمدیہ نے دیگر امور کے علاوہ نبی کریم کی پیشگوئیوں کو بھی معجزات قرار دیا ہے۔.......... مسیحؑ کی الُوہیّت اور ان کی طرف خدائی قوتوں کو منسُوب کرنے کا بھی جماعت احمدیہ نے ردّ کیا ہے۔ جماعت احمدیہ اس بات کو بھی پیش کرتی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے دائرہ رسالت میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی نرمی اور بُردباری اور محبت کی تعلیمات کے برعکس تمام دنیا کو مدِنظر رکھا۔ ان کی تعلیمات میں حضرت موسیٰ کی تعلیمات اور حضرت عیسیٰ کی نرمی اور بُردباری اور محبت کی تعلیمات کامل طور پر موجود ہیں۔ وہ دشمنوں سے صُلح کرنے اور اہلی زندگی کے لئے بالخصوص عالمگیر اور کامل مثال ہیں۔

(حضرت) مسیح موعود نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ انہوں نے قرآنی مسیح (حضرت عیسیٰؑ) کے خلاف کبھی نہیں لکھا کیونکہ وہ خداتعالیٰ کے سچے نبی تھے

(7) ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ماضی مینیجر مدارسِ دینیہ مصر نے جرمن ترجمہ قرآن کے متعلق مندرجہ ذیل رائے تحریر کی......

یعنی جہاں تک ترجمہ کا تعلق ہے میں نے مختلف مقامات اور مختلف سُورتوں کی بہت سی آیات کا ترجمہ بنظرِ غائر دیکھا ہے۔ میں نے اس ترجمہ کو قرآن مجید کے جُملہ تراجم سے جواس وقت منصۂ شہود پر آ چکے ہیں بہترین پایا۔ اس ترجمہ کا اسلوب نہایت محتاط علمی رنگ لئے ہوئے ہے۔ باریک بینی کو مدِّنظر رکھا گیا ہے اور معانی قرآن کی ادائیگی میں انتہائی علمی قابلیت کا اظہار کیا گیا ہے تاکہ عربی میں نازل شدہ قرآنی آیات کی کماحقہٗ ترجمانی ہو سکے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ -92 تا 109)

جرمن ترجمہ قرآن کریم دو مختلف سائز میں شائع ہو رہا ہے۔ ایک بڑا سائز جس کے آغاز پر 152 صفحات پر مشتمل دیباچہ تفسیر القرآن کا کچھ حصّہ ترجمہ کر کے لگایا گیا ہے اور دوسرا پاکٹ سائز جس میں دیباچہ کا حصّہ شامل نہیں ہے۔ پاکٹ سائز پر اس ترجمہ کی اشاعت کا سلسلہ 1993ء میں شروع ہوا۔ بڑے سائز پر طبع ہونے والے جرمن ترجمہ قرآن کے اب تک پچاس ہزار سے زائد نسخے طبع ہو چکے ہیں اور یہ 13 مرتبہ پرنٹ ہوا ہے۔ جبکہ پاکٹ سائز ایڈیشن بھی 10 مرتبہ ری پرنٹ ہو چکا ہے اور اس کے مطبوعہ نسخوں کی تعداد پینسٹھ (65) ہزار سے زائد ہے۔

۞۞۞

مکرم رشید احمد صاحب نظارت امور عامہ ربوہ

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ

قسط دوم آخر

بے سہارا اور ضرورت مندوں کا خیال

مکرم خواجہ صاحب ایک احمدی وکیل کے منشی کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ کو باقاعدگی سے -/2,000 روپے ماہوار بھجواتے رہے۔ ایک بار اپنی مصروفیات کی وجہ سے مکرم خواجہ صاحب مسلسل دو ماہ انہیں یہ رقم نہ بھجوا سکے تو وہ بیچاری اُن کا گھر تلاش کر کے پہنچی اور پیسے نہ ملنے کا ذکر کیا مکرم خواجہ صاحب کو اُن کی باتیں سن کر بہت دکھ ہوا۔ آپ نے اس ستی پر اُن سے معذرت چاہی اور دو ماہ سے کچھ زائد رقم دے کر آئندہ بروقت رقم پہنچانے کا وعدہ کیا۔

ایک دفعہ مکرم خواجہ صاحب اور خاکسار مال روڈ کی فٹ پاتھ پر جا رہے تھے کہ ایک فقیر نے پیسوں کی لئے صدا کی اور اپنا کاسہ آگے کیا مکرم خواجہ صاحب نے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ساری ریزگاری جو پندرہ بیس روپے سے کم نہ تھی اس کے کاسے میں ڈال دی۔ فقیر سمجھ گیا کہ یہ کوئی امیر آدمی ہے وہ چند منٹ بعد دوبارہ آیا اور ایک ڈاکٹر کی پرچی دکھا کر کہا کہ بابو جی میں غریب آدمی ہوں ڈاکٹر صاحب نے مجھے یہ نسخہ لکھ کر دیا ہے اور اس کی ادویات ڈیڑھ سو روپے میں آتی ہیں مگر میرے پاس پیسے نہ ہیں آپ میری ادویات کے لئے مدد کریں مکرم خواجہ صاحب نے کوٹ کی اندر والی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے ڈیڑھ سو روپیہ نکال کر اُسے دے دیا میں نے انہیں کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے کہنے لگے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ضرورت مند ہو اور اس کے پاس دوائی لینے کے لئے واقعی پیسے نہ ہوں۔ اس لئے میں نے یہ رقم دی ہے۔

قاتلانہ حملہ

مکرم خواجہ صاحب پر معاند احمدیت محمد اسلم قریشی نے 9 مارچ 1989ء کو قاتلانہ حملہ کیا موصوف اُس وقت سیشن کورٹ سیالکوٹ سے ایک مقدمہ کی پیروی کے بعد اپنے چیمبر واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں محمد اسلم قریشی نامی شخص نے ان پر چھری سے چار پانچ وار کیئے جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر بچا لیا۔ اس موقع پر سیالکوٹ کے وکلاء کی طرف سے شدید احتجاج کیا گیا اور قراردادیں پاس کی گئیں۔ عام لوگوں کی طرف سے بھی نفرت کا اظہار کیا گیا ملکی اخبارات میں بھی ان کی تشویشناک حالت کے بارہ میں خبریں شائع ہوئیں۔

چنانچہ اخبار امروز 10 مارچ 1989ء نے لکھا!

''مولانا محمد اسلم قریشی نے قادیانی وکیل کو چھری مار کر زخمی کر دیا ملزم گرفتار وکلاء کا واقعہ پر شدید احتجاج''

''مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی نے آج ضلع کچہری میں قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک قانون دان خواجہ سرفراز احمد پر چھری سے حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا زخمی کو تشویشناک حالت کے پیش نظر لاہور منتقل کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق خواجہ سرفراز احمد صاحب وکلاء چیمبر کے سامنے کھڑے تھے کہ اسلم قریشی نے اچانک چھری سے حملہ کر دیا پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ کے خلاف ڈسٹرکٹ بار کا اجلاس اسداللہ ایڈووکیٹ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں اس واقعہ پر گہرے غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ ملزم کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس واقعہ کے خلاف تمام وکلاء 11/مارچ کو عدالتوں کا بائیکاٹ کریں گے اور احتجاجی جلوس نکالا جائے گا۔ واضح رہے کہ مولانا اسلم قریشی پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئے تھے اور طویل عرصہ روپوش رہنے کے بعد حال ہی میں خود ہی آ گئے تھے۔

اس واقعہ کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو دی گئی تو آپ نے اپنے مکتوب میں لکھا

''چند روز قبل بدباطن دشمن احمدیت کی طرف سے آپ پر حملے کی اطلاع ملی تو بڑی فکرمندی ہوئی۔ لیکن ساتھ ہی اس تاریخ ساز دور میں خدا کی طرف سے قربانی کی یہ سعادت عطا ہونے پر رشک بھی آیا۔ علمی میدان میں تو آپ پہلے ہی مقدمات کی پیروی کے ذریعے خوب رضائے مولیٰ حاصل کر رہے تھے۔ اب اللہ نے جسمانی قربانی کی سعادت عطا کر کے ایک اور انعام آپ پر نازل فرمایا ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اس حملہ کے تمام بداثرات سے آپ کو محفوظ رکھے اور اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو اور آپ کے سب عزیزوں کو میرا نہایت محبت بھرا اسلام اور احمدیت کی دوسری صدی کا منہ دیکھنے پر دلی مبارکباد۔ اللہ نسلاً بعد نسل آپ پر اپنی رضا کا سایہ رکھے۔''

مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب آف سیالکوٹ پر 7/اپریل 1984ء کو قتل کا ایک مقدمہ بنایا گیا۔ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب کو اس کا دلی صدمہ تھا چنانچہ آپ نے اس کیس میں بڑی محنت اور تگ ودو کے بعد اس کیس میں کامیابی حاصل کی۔ جس کی وجہ سے مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب کو اس کیس سے بری کر دیا گیا۔

ان کی بریت کی اطلاع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خط 14/جنوری 1987ء میں محترم خواجہ صاحب کو لکھا:-

''عزیز ڈاکٹر تنویر کے مقدمہ سے رہائی کی مبارک پر الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمایا اور آپ کی کوششوں کا بہتر نتیجہ برآمد فرمایا۔ آپ کی یہ خدمت ہر لحاظ سے قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم دے اور بیش از بیش خدمات کی توفیق دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ سیالکوٹ کی سرزمین کو احمدیت کے نور سے منور کرنے کی سعادت عطا کرے۔ تمام عزیزان کو میرا محبت بھرا اسلام''

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت اور ان کے دس ساتھیوں کے خلاف 23/مارچ 1988ء کو تھانہ صدر گوجرانوالہ میں دفعہ 295/C,298/C اور دفعہ 188 کے تحت مقدمہ درج ہوا جس میں ایڈیشنل سیشن جج گوجرانوالہ نے ان سب افراد کو 13/اپریل 1990ء کو دفعہ 298/C کے تحت دو دو سال قید کی سزا دی اور دفعہ 295/C میں بری کر دیا۔ ضمانت کے بعد اپیل ہائیکورٹ میں زیر سماعت رہی۔ دسمبر 1998ء کے آخر پر ہائیکورٹ نے ان سب افراد کو بری کر دیا۔ بریت کی اطلاع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب کو درج ذیل کے الفاظ میں مبارکباد دی۔

''اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے اخلاص، جذبہ خدمت، وفاداری اور ایمان کو غیر معمولی ترقی عطا فرمائے۔ ہر آن آپ پر اپنی جناب سے کبھی نہ ختم ہونے والے افضال و انوار نازل فرمائے۔ اسیران راہ مولیٰ کے مقدمات میں آپ کی مساعی لائق تحسین ہے اور محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی رہائی میں آپ نے جو خصوصی کوششیں کی ہیں اس پر میرا دل بہت خوش ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو قبول فرمائے، بابرکت بنائے اور جلد از جلد اس کے نیک نتائج ظاہر فرماتا رہے۔ آپ کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہر آن اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے محترم خواجہ صاحب کو اسی طرح کے بہت سے خطوط ملتے رہے ان میں سے مزید تین خط پیش کرتا ہوں۔ پہلے خط میں حضور انور نے فرمایا۔

''آپ کا بے حد پُرخلوص خط ملا۔ بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو اس دور میں بڑی عظیم خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور یہ آپ پر اس کے غیر معمولی فضل و احسان کے تاریخ ساز کاموں کے مواقع مہیا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ لیکن آپ ایسی خاموشی اور انکساری سے خدمت کرتے ہیں کہ کھوج لگا کر پتہ کرنا پڑتا ہے کہ اس میں آپ کی خدمت کا دخل بھی ہے کہ نہیں۔ ماشاء اللہ، چشم بددور اللہ آپ کو آپ کے سب عزیزوں کو دونوں جہانوں کے حسنات سے مالا مال فرمائے اور سب پیاروں کی طرف سے آپ کو آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرمائے۔ محترم شوکت حسین صاحب بلوچ کو بہت بہت محبت بھرا اسلام۔

دوسرے خط میں حضور انور نے فرمایا۔

''آپ کا خط ملا بہت خوشی ہوئی آپ جس سیکٹر کو سنبھالے ہوئے ہیں وہ بہت اہم ہے۔قانونی کارروائیوں کو جس پُھرتی اور دانش مندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔آپ نے اپنی انکساری کا جس انداز سے ذکر کیا ہے یہی انداز اور معیار زیب دیتا ہے اور اس انکساری نے آپ کی خدمتوں کو چار چاند لگائے دیئے ہیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔الّٰھم زدوبارک۔اللہ قبول فرمائے۔عزیزہ امتہ الحفیظ کو محبت بھرا اسلام بچوں کو بہت بہت پیار۔خواجہ ظفر احمد صاحب اور دیگر مخلصین کو محبت بھرا اسلام۔امید ہے میرے خطبہ کے بعد سیالکوٹ میں بیداری کی لہر اٹھی ہوگی۔اللہ تعالیٰ ایک دفعہ پھر اس علاقے کو پوری شان سے احمدیت کے نور سے بھردے۔آمین''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی والدہ محترمہ کی وفات پر محترم خواجہ سرفراز صاحب کو حسب ذیل تعزیتی خط تحریر فرمایا۔

''آپ کی والدہ کی وفات کی اطلاع سے بہت غم ہوا۔..........اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے اور آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ وہ ماں یقیناً خوش نصیب ہے جس کا بیٹا خدمت دین میں مصروف ہے اور وہ اپنے اللہ کے حضور پیش ہوگئیں۔آپ کی دینی خدمات سے ان کی روح پرسکون ہوگی۔اللہ تعالیٰ آپ کو لازوال نعمتوں سے نوازے گا۔میری طرف سے تمام بھائیوں سے دلی تعزیت کردیں اور محبت بھرا اسلام دیں ۔ مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھادی ہے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔''

ایک مرتبہ محترم خواجہ صاحب نے بتایا کہ میں بڑا عاجز اور کمزور انسان ہوں۔مگر یہ میری خوش بختی ہے کہ حضور انور نے ہجرت سے پہلے مجھے بزرگوں کے ساتھ ہجرت کے بارہ میں مشورہ کے لئے بلایا۔میں اس خوش بختی پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

1984ء اور 1985ء میں ساہیوال اور سکھر کے متعدد افراد جماعت کو قتل کے جھوٹے مقدمات میں ناحق ملوث کردیا گیا۔ان میں سے بیشتر قید و بند کی لمبی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔جن کی تفصیل بہت لمبی ہے آنے والا وقت ان کے بارہ میں روشنی ڈالے گا۔ان دونوں کیسوں میں ساہیوال اور سکھر کے دو دو افراد کو ملٹری کورٹ سے سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔کئی سال بعد حکومت نے سزائے موت پانے والے قیدیوں کی سزا عمر قید میں تبدیل کردی۔اس طرح ان چاروں افراد کی سزا بھی عمر قید میں تبدیل کردی گئی۔بعد میں ہائیکورٹ نے ان چاروں افراد کو بری کردیا۔تقریباً دس سال قید رہنے کے بعد یہ چاروں دوست جیل سے رہا ہوئے۔ان اسیران میں مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ ساہیوال، مکرم رانا نعیم الدین صاحب آف ساہیوال، مکرم پروفیسر قریشی ناصر احمد صاحب آف سکھر اور ان کے بھائی قریشی رفیع احمد صاحب شامل تھے۔ان دونوں کیسوں میں بہت سے احمدی وکلاء نے بہت محنت کی۔جن میں خواجہ صاحب موصوف بھی شامل تھے مگر اصل میں ان کی رہائی خلیفۃ المسیح الرابع کی وہ درد بھری دعاؤں کا نتیجہ تھی جن کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا جن کی بدولت ان مظلوم لوگوں کی رہائی ممکن ہوئی۔حضور نے اسیران کی رہائی کے لئے متعدد بار جماعت کو دعا کی تحریک فرمائی اور جماعتیں بھی ان اسیران کی رہائی کے لئے خدا کے حضور دعا گو رہیں۔حضور انور نے ان اسیران کی رہائی کے لئے اپنے منظوم کلام میں جو دعائیں کیں ان کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

یارب یہ گدا تیرے ہی در کا ہے سوالی
جو دان ملا تیری ہی چوکھٹ سے ملا ہے
گم گشتہ اسیران راہ مولیٰ کی خاطر
مدت سے فقیر ایک دعا مانگ رہا ہے
جس رہ میں وہ کھوئے گئے اس رہ پہ گدا ایک
کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صدا ہے
خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا
کشکول میں بھردے جو میرے دل میں بھرا ہے
میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

ربوہ کا آخری سفر

وفات سے تین چار دن پہلے محترم خواجہ صاحب میانوالی میں ایک جماعتی کیس کی پیروی کرنے کے بعد ربوہ تشریف لائے اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو کسی طرح سے محترم خواجہ صاحب کی بیماری کا علم ہوچکا تھا۔ملاقات پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ فوری طور پر مکرم ڈاکٹر محمود الحسن نوری صاحب کے پاس راولپنڈی چلے جائیں جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب چار پانچ دن تک ربوہ تشریف لارہے ہیں اس عرصہ میں قصور اور گوجرانوالہ کے دو جماعتی مقدمات سے فارغ ہوکر ربوہ آجاؤں گا اور یہیں انہیں چیک کروالوں گا اور یہ کہہ کر اجازت لی اور دفتر امور عامہ تشریف لائے۔تھوڑی دیر بعد دفتر بند ہورہے تھے۔انہوں نے مجھے کہا کہ آج دوپہر گھر نہ جائیں بلکہ دوپہر میرے ساتھ دارالضیافت میں گزاریں۔چنانچہ ہم دونوں وہاں چلے گئے مکرم خواجہ صاحب ساری دوپہر کرسی پر بیٹھے رہے اور بستر پر نہیں لیٹے۔شام چار بجے لاہور جانے کے لئے جب کمرے سے باہر نکلے تو بڑی مشکل سے چل رہے تھے۔ان کا سانس رک رہا تھا۔ڈاکٹر کے پاس جانے کے لئے کہا گیا تو انکار کردیا۔گاڑی پر سوار ہوتے وقت کہا کہ دو دن بعد گاڑی بھجوادیں میں قصور اور گوجرانوالہ کے مقدمات سے فارغ ہوکر ربوہ آجاؤں گا۔یہاں مکرم ڈاکٹر نوری صاحب سے چیک اپ کرواؤں گا۔محترم خواجہ صاحب سات آٹھ بجے لاہور پہنچے۔مجھے واپسی پر ڈرائیور نے بتایا کہ مکرم خواجہ صاحب بڑی مشکل سے گاڑی سے اترے ان کا سانس پھولا ہوا تھا اگلے دن طبیعت خراب ہونے کے باوجود لاہور ہائی کورٹ چلے گئے۔وہاں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اور کسی کے سہارے گھر پہنچے۔گھر پہنچنے پر ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوچکی تھی اس پر ان کی بیٹی نے اپنے چچا مکرم خواجہ مختار احمد صاحب ایڈووکیٹ کو فون کیا کہ بھائی جان کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی ہے (خواجہ صاحب کے بچے انہیں بھائی جان کہہ کر پکارتے تھے) آپ فوراً پہنچے مکرم خواجہ مختار احمد صاحب انہیں فوراً ہسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ آپ بہت لیٹ ہوگئے ہیں ان کا فوری آپریشن ہو گا۔ڈاکٹر صاحب ان کے آپریشن کی تیاری کر رہے تھے کہ اسی دوران یہ مرد خدا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگیا۔ان کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کے بھائی خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کو درج ذیل تعزیتی خط تحریر فرمایا!

''پیارے عزیزم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ کی وفات کا سانحہ قابل رشک بھی اور افسوس ناک بھی۔عدالت میں خدمت کرتے ہوئے وفات پانا تو گویا شہادت کا مرتبہ پانا ہے لیکن ان کی جدائی فی ذاتہ ایک بہت بڑا جماعتی سانحہ بھی ہے لیکن ہم نے تو ہر حال میں اللہ کی رضا پر ہی راضی رہنا ہے اور اسی میں اصل زندگی ہے۔جانے والے جو اپنی اچھی اور پیاری پیاری یادیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں وہی یادیں خواجہ صاحب کی وفات پر بار بار مجھے بھی ستارہی ہیں اُن کی بے لوث خدمتیں،اسیران کی رستگاری کے لئے ان تھک محنت اور وفا کیساتھ عدالتی محاذوں پر ڈٹے رہنا ان کی دلنشین یادیں ہیں وہ جس محاذ پر لڑے خوب لڑے اور فتح یاب ہوئے مجھے احمدیت کے اس سپوت پر بہت فخر ہے ان کے کارنامے آبِ زر سے لکھے جائیں گے۔تاریخ احمدیت بھی ان کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔میرے دل میں بے حد قدر ہے اور میں خدا کے حضور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہوں ....اللہ غریق رحمت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت کو کئی سرفراز عطا فرمائے۔میری طرف سے اپنے تمام بھائیوں اور مرحوم کی بیگم اور بچوں کو دلی تعزیت کا پیغام پہنچائیں۔اللہ تعالیٰ سب پر اپنا رحم اور فضل فرمائے۔آمین''

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا غیروں میں بھی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے۔سیالکوٹ کے وکلاء میں بھی ان کو بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا چنانچہ ان کی وفات پر سیالکوٹ بار نے ایک ریفرنس پیش کیا جس میں انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سیالکوٹ نے 24 مئی 2000ء کو حسب ذیل قرارداد پیش کی۔

اجلاس برائے تعزیت خواجہ سرفراز احمد سینئر ایڈووکیٹ سیالکوٹ

مورخہ 23 مئی 2000ء کو نہایت افسوس کے ساتھ بذریعہ نوٹس ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سیالکوٹ و عدلیہ کو اطلاع دی گئی کہ خواجہ سرفراز احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ بقضائے الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔جن کی نماز جنازہ 23 مئی 2000ء کو بوقت 1:30 ان کی رہائش گاہ 23 فیصل روڈ ماڈل ٹاؤن میں ادا کی جائے گی مزید براں ان کے سوگ میں وکلاء **9:30** بجے دن کے بعد عدالتوں میں پیش نہیں ہوں گے جس کی اطلاع عدالت ہائے دیوانی و فوجداری کو کردی گئی ہے۔جس کے ہمراہ ایک دیگر نوٹس برخواہش ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب مع دیگر جج صاحبان و معزز ممبران بار ایک اجلاس مورخہ 24 مئی 2000ء کو ہال ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سیالکوٹ منعقد ہوگا۔جس میں جناب خواجہ سرفراز احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ کے لئے فل کورٹ ریفرنس ہوگا۔

حسب نوٹس امروز 24 مئی 2000ء بوقت 10:30 بجے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے ہال میں معزز ممبران بار کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب جناب رانا زاہد محمود صاحب کی سرپرستی میں ممبران عدلیہ سیالکوٹ بھی شامل ہوئے۔اجلاس زیر صدارت صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن منعقد ہوا جس میں معزز ممبران بار اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب و دیگر جج صاحبان نے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سیالکوٹ و لواحقین خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سے افسوس کا اظہار کیا اور خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ کی پیشہ وارانہ خدمات کو سراہا۔جس کے علاوہ ان کی دیانت داری اور پیشہ سے لگن صاف گوئی اور بے باکی کی داد دی جس کے بعد سیشن جج صاحب سیالکوٹ نے بطور خاص ان کے گھر تعزیت کے لئے جانے کے ارادے کا اظہار کیا۔

(سیکرٹری بار ایسوسی ایشن سیالکوٹ)

آپ بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہیں ان کی آخری آرام گاہ پر جو کتبہ نصب ہے اُس پر یہ الفاظ جلی حروف سے کندہ ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کی وفات پر فرمایا!

''ان کی بے لوث خدمتیں اسیروں کی رستگاری کے لئے انتھک محنت اور وفا کے ساتھ عدالتی محاذوں پر ڈٹے رہنا ان کی دلنشین یادیں ہیں مجھے احمدیت کے اس سپوت پر بہت فخر ہے۔ان کے کارنامے آب زر سے لکھے جائیں گے''

خواجہ صاحب نے اپنی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو اس وقت کینیڈا میں ہیں۔دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کے خاندان کے لئے جو دعائیں کی ہیں ان کے یہ صحیح وارث ہوں اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔احباب جماعت سے مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم نوید عمران انجم صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ نصرت پروین صاحبہ زوجہ مکرم محمد طارق سدھو صاحب مرحوم بیوت الحمد کالونی ربوہ مورخہ 16 دسمبر 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 46 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ موصیہ تھیں۔ مورخہ 17 دسمبر کو بعد از نماز ظہر مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ توسیع میں تدفین کے بعد مکرم عبدالحق صاحب مربی سلسلہ واستاد مدرسۃ الظفر وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ 2005ء سے بریسٹ کینسر کے عارضہ میں مبتلا تھیں علاج ہوتا رہا مگر 2008ء میں دوبارہ کینسر کا اٹیک ہوا۔ مرحومہ نے نہایت حوصلہ، صبر اور بشاشت سے مشکل وقت گزارا اور اپنے خدا پر راضی رہیں۔ مرحومہ ملنسار، مہمان نواز، دعا گو اور تہجد گزار تھیں۔ نظام جماعت، خلفاء کرام اور واقفین زندگی سے اطاعت، محبت، وفا اور احترام کا تعلق رکھنے والی اور اپنی اولاد کی اس حوالہ سے تربیت کرنے والی تھیں۔ آپ اپنی اولاد کی طرف سے کسی بھی رنگ میں خدمت دین کی توفیق ملنے پر بہت خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے مکرم چوہدری فخر الزمان سدھو صاحب لندن، مکرم چوہدری رضوان احمد صاحب سدھو ٹورانٹو کینیڈا اور دو بیٹیاں مکرمہ ثمرہ طارق صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب ٹورانٹو کینیڈا اور مکرمہ صائمہ طارق صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وار اکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعلان دارالقضاء

(مکرم طفیل احمد باجوہ صاحب ترکہ مکرم عزیز احمد صاحب)

مکرم طفیل احمد باجوہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرا بیٹا عزیز احمد صاحب وفات پا چکا ہے۔ اس کے نام قطعہ نمبر 1/17 محلہ دارالنصر وسطی برقبہ ایک کنال 2 مرلے 146 مربع فٹ میں سے 5 مرلے 174 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ بحصص شرعی درج ذیل ورثاء میں منتقل کردیا جائے۔

1۔ مکرم طفیل احمد صاحب۔ والد
2۔ مکرمہ منیرہ تنیم صاحبہ۔ بیوہ
3۔ مکرمہ فلزہ عزیز صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ کوکب دُری صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرمہ صدف عزیز صاحبہ۔ بیٹی
6۔ مکرم تقی احمد صاحب۔ بیٹا
7۔ مکرم رفیع احمد صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ ترکہ مکرم محمد صادق صاحب)

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم محمد صادق صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 10/10 محلہ دارالصدر شمالی برقبہ 3 کنال 11.5 مرلے میں سے ایک کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ۔ بیوہ
2۔ مکرم منظور احمد صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرم محمود احمد صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرم خالد احمد صاحب۔ بیٹا
5۔ مکرمہ طاہرہ منیر صاحبہ۔ بیٹی
6۔ مکرمہ خالدہ منیر صاحبہ۔ بیٹی
7۔ مکرمہ مبارکہ طارق صاحبہ۔ بیٹی
8۔ مکرمہ ساجدہ طاہرہ صاحبہ۔ بیٹی
9۔ مکرمہ شازیہ آفتاب صاحبہ۔ بیٹی
10۔ مکرمہ شاہدہ ناصر صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

آل پاکستان راک کلائمبنگ کمپٹیشن میں نصرت جہاں انٹر کالج کی کارکردگی

انٹرنیشنل ماؤنٹین ڈے کے سلسلہ میں اڈونچر کلب آف پاکستان اور منسٹری آف ٹورازم اینڈ ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے تحت ''آل پاکستان راک کلائمبنگ کمپٹیشن'' مورخہ 11,10 دسمبر 2009ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ ان مقابلہ جات میں نصرت جہاں انٹر کالج کے طلباء نے بھی بھرپور شرکت کی۔

اس مقصد کیلئے مورخہ 29,28 نومبر 2009ء کو دریائے چناب سے ملحقہ پہاڑی پر سلیکشن اور ٹریننگ کا Open Session رکھا گیا۔ کالج کے 90 طلباء نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اس میں حصہ لیا ان میں سے 18 طلباء کی سلیکشن میرٹ کی بنیاد پر کی گئی۔ مورخہ 9 دسمبر 2009ء کو ہمارے کالج کی D.P.E ٹیم Rock Climbing ادارہ مکرم ہود احمد ملک صاحب کے ہمراہ اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئی۔ مقابلہ جات شروع ہونے سے قبل مورخہ 10 دسمبر 2009ء کو دامن کوہ سے ملحقہ Climbing point پر Adventure Club of Pakistan کے تعاون سے خصوصی طور پر ایک Training Session ہوا۔

مورخہ 11 دسمبر 2009ء کو منعقد ہونے والے مقابلہ جات میں ہمارے کالج کے 18 طلباء شریک ہوئے ان مقابلہ جات کے دو معیار Under 16 اور Under 19 مقرر تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان مقابلہ جات میں نصرت جہاں انٹر کالج کے طلباء نے پہلی مرتبہ شرکت کی اور محض خدا کے فضل و کرم سے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درج ذیل کامیابیاں حاصل کیں۔

Under 16 Competition

عزیزم محمد امجد فرسٹ ائیر نے پہلی پوزیشن۔

Under 19 Competition

عزیزم سلمان احمد فرسٹ ائیر نے دوسری پوزیشن
عزیزم محمد اسد اللہ فرسٹ ائیر نے تیسری پوزیشن

اس ٹورنامنٹ میں ملک بھر کے مختلف کلبوں، کالجز اور سکولز کے تقریباً 150 طلباء نے شرکت کی مورخہ 11 دسمبر 2009ء کو تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مسٹر غلام ادریس صاحب Managing Director Pakistan Tourism تھے۔ مکرم مفتی اجمل احمد خان صاحب ڈپٹی پارلیمانی سیکرٹری پاکستان ٹورازم نے نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج)

لوئی بریل

لوئی بریل 4 جنوری 1809ء کو پیرس کے نزدیک کاوپرے نامی مقام پر پیدا ہوا۔ وہ ایک سائیس کا بیٹا تھا۔ تین برس کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجے میں اس کی بینائی شدید متاثر ہوئی اور آئندہ چند ہی برسوں میں وہ بصارت سے بالکل محروم ہوگیا۔ لوئی بریل نے نابینا بچوں کے ایک مدرسے نیشنل انسٹیٹیوٹ فار بلائنڈ چلڈرن میں تعلیم حاصل کی اور بعد میں وہیں مدرس کے فرائض بھی انجام دینے لگا۔

اسی دوران اسے ایک ایسے طریقہ تعلیم کے بارے میں علم ہوا جو سپاہیوں کو رات کے وقت تعلیم دینے کے لئے اختیار کیا جاتا تھا۔ یہ طریقہ تعلیم توپخانہ کے ایک افسر چارلس باربیر Charles Barbier کی اختراع تھا۔ جس میں 12 ابھرے ہوئے نقطوں (Dots) سے حروف شناسی سکھائی جاتی تھی۔ بریل نے اس نظام پر مزید کام کیا اور اسے مزید آسان بنادیا۔ اس نے حروف کی شناخت کے لئے چھ نقطوں پر مشتمل ایک سسٹم ترتیب دیا جسے اس کے نام سے ہی موسوم کیا گیا اور اب یہ ''بریل سسٹم'' کے نام سے معروف ہے۔

بریل نے یہ سسٹم 1834ء میں ایجاد کیا تھا مگر اسے شروع میں کوئی پذیرائی حاصل نہیں ہوئی اور نابیناؤں کے سکولوں کے منتظمین نے اس سسٹم کو ناقابل عمل قرار دے دیا۔ 6 جنوری 1852ء کو 43 برس کی عمر میں لوئی بریل کا انتقال ہوگیا۔

بریل کی وفات کے دو برس بعد 1854ء میں بریل کا ایجاد کردہ یہ سسٹم، نابیناؤں کی تعلیم کے لئے منظور کرلیا گیا اور آج تک لاکھوں نابینا حضرات اس سسٹم سے مستفید ہوچکے ہیں اور اس سسٹم کی بدولت زیور تعلیم سے آراستہ ہوکر معاشرے کا ایک کارآمد فرد بن چکے ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ اطلاع دیتے ہیں۔

عزیزم عظیم احمد واقف نو ولد مکرم محمد اشرف صاحب آف بدوملہی ضلع نارووال کی تقریب آمین مورخہ 13 دسمبر 2009ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم مرزا منیر احمد صاحب مربی ضلع نارووال نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ جس کے بعد مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ عزیزم مکرم محمد خان صاحب آف دھرگ ضلع نارووال کا پوتا اور مکرم محمد نواز صاحب کا نواسہ ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو مزید ترقیات عطا فرمائے اور دین و دنیا کے علوم سے متمتع فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

5 جنوری 2010ء

12-30 am	لقاءمع العرب
1-40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-25 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	تلاوت، درس حدیث اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-15 am	فرنچ کلاس
7-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-55 am	فرنچ ملاقات
8-55 am	جلسہ سالانہ ہالینڈ 2006ء
9-45 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، سائنس اور میڈیسن ریویو
12-10 pm	گلشن وقف نو
1-20 pm	سوال وجواب
2-15 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سندھی سروس
5-20 pm	تلاوت، سائنس اور میڈیسن ریویو
6-00 pm	یسرنا القرآن
6-30 pm	بنگلہ پروگرام
7-30 pm	لجنہ اماء اللہ اجتماع 2004ء
8-05 pm	گلشن وقف نو
9-15 pm	سوال وجواب
10-10 pm	یسرنا القرآن
10-35 pm	تاریخی حقائق پروگرام نمبر 3
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

6 جنوری 2010ء

12-35 am	عربی سروس
1-35 am	سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	گلشن وقف نو
3-15 am	لجنہ اماء اللہ اجتماع 2004ء خطاب
3-55 am	انتخاب سخن
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-15 am	تلاوت
5-30 am	یسرنا القرآن
6-00 am	لقاء مع العرب
7-15 am	عربی سیکھئے
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-15 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
9-10 am	سوال وجواب
10-20 am	لجنہ اماء اللہ اجتماع 2004ء
11-05 am	تلاوت
11-30 am	سفید بادلوں کی سرزمین
12-10 pm	بستان وقف نو
1-15 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-00 pm	سوال وجواب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سواحیلی سروس
4-55 pm	تلاوت، درس حدیث
5-25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 1986ء
6-30 pm	بنگلہ پروگرام
7-30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی
8-55 pm	بستان وقف نو
9-55 pm	سوال وجواب
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-25 pm	عربی سروس

7 جنوری 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-35 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-05 am	بستان وقف نو
3-00 am	جلسہ سالانہ جرمنی خطاب
4-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 1986ء
5-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت، درس حدیث
6-00 am	لقاء مع العرب
7-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 1986ء
8-45 am	سفید بادلوں کی سرزمین
9-10 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-40 am	دورہ حضور انور
12-35 pm	خلافت احمدیہ
1-05 pm	فیتھ میٹرز
2-10 pm	ملاقات پروگرام
3-25 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	پشتو سروس
5-10 pm	تلاوت، درس ملفوظات
5-45 pm	یسرنا القرآن
6-05 pm	جلسہ سالانہ قادیان
7-05 pm	Shotter shondhane
9-10 pm	خلافت احمدیہ
9-25 pm	یسرنا القرآن
9-45 pm	ملاقات پروگرام
10-55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

خبریں

72 ممالک کی جیلوں میں 6431 پاکستانی قید ہیں

72 ممالک کی جیلوں میں 6431 پاکستانی قید ہونے کا انکشاف ہوا ہے، سب سے زیادہ تعداد متحدہ عرب امارات میں 1228 ہے۔ دوسرے نمبر پر سعودی عرب میں 1152 اور تیسرے نمبر پر بھارت میں 712 پاکستانی قید ہیں۔ حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ اس مسئلے کے حل کیلئے اقدامات کئے جائیں اور کم از کم ان بے گناہ پاکستانیوں کو وطن واپس لانے کیلئے کوششیں کی جائیں جو معمولی جرائم میں ملوث بتائے گئے ہیں۔ 6431 پاکستانی قیدیوں میں 5122 کو سزا سنائی جا چکی ہے جبکہ 1200 سے زائد کے مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔

فلپائنی آتش فشاں پہاڑ مایون سے راکھ اور لاوے کا اخراج شروع ہوگیا

فلپائنی آتش فشاں پہاڑ مایون سے راکھ اور لاوے کا اخراج شروع ہوگیا جس سے گردونواح کے وسیع علاقہ کے رہائشیوں کی صحت کو خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ فلپائنی ذرائع ابلاغ کے مطابق ماؤنٹ مایون منیلا کے جنوب مشرق میں تقریباً 330 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ماہرین نے بتایا کہ ماؤنٹ مایون سے نکلنے والا لاوا خطرے کا پیش خیمہ ہوسکتا ہے جبکہ لاوے کے ساتھ نکلنے والی راکھ انسانی صحت کیلئے زیادہ خطرناک ہوگی ہے۔ جس سے پہاڑ کے گردونواح کا وسیع علاقہ میں بادل سے بن گئے ہیں۔

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

سکن اور موٹاپے کا کامیاب علاج ہوا بس اے نیچرل ادویات سے کیا جاتا ہے
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	5:19

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
10 جوہر رو فاروق ایونیو آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور فون: 042-5301661
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax:+92-55-3894271
E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahabmeed@hotmail.com

FD-10